ترجمہ

تفسیر صغیر

کے

بے مثال معنوی، لغوی اور ادبی کمالات

مولانا دوست محمد صاحب شاہد

شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ، ضلع لائل پور

بزرگی کتاب مصطفیٰ
[illegible]
15-5-1976

Presented to
Khilafat Library, Rabwah
by
Mr. Muhammad Daud Tahir
Islamabad

ترجمۂ تفسیر صغیر
کے
بے مثال معنوی لغوی اور ادبی کمالات

مولانا دوست محمد صاحب شاہد
(مورّخ احمدیت)

النّاشر
شعبۂ اشاعت مجلس خدّام الاحمدیّہ ضلع لائلپور
مطبوعہ: ایورگرین پریس لاہور۔

فہرست

عنوان	صفحہ
مقدمہ	
قرآنِ عظیم کا پہلا اُردو ترجمہ	۵
حضرت مہدی معہودؑ کا ظہور	۷
اُردو زبان سے متعلق عظیم انکشاف	۸
فرقانی علوم پر مشتمل بلند پایہ لٹریچر	۹
کلام اللہ کا شرف اور حضرت مصلح موعودؓ	۱۱
تفسیرِ صغیر ایک بے مثال علمی و دینی شاہکار	۱۲
تفسیرِ صغیر ربّانی قوت و طاقت سے معرض وجود میں آئی	۱۳
فصل اوّل	۱۵
معنوی کمالات کے بیان میں	۱۱
فصل دوم	۳۲
لغوی کمالات کے بیان میں	۱۱
فصل سوم	۳۶
ادبی کمالات کے بیان میں	۱۱
اختتامیہ	۴۹
اسلام کا شاندار مستقبل قرآن عظیم کے صحیح تراجم کے ساتھ وابستہ ہے	۱۱
(معاونین خصوصی کے اسماء گرامی)	۵۳
اک چمن زارِ لطافت ہے یہ تفسیرِ صغیر (نظم)	۵۶

تفسیر صغیر کے شہرہ آفاق مولّف الحاج حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعو

Presented to
Khilafat Library, Rabwah
by
Mr. Muhammad Daud Zahir
Islamabad

ترجمۂ تفسیرِ صغیر

کے

بے مثال معنوی، لغوی اور ادبی کمالات

"خدا نے ہے خضرِ راہ بنایا ہمیں طریقِ محمدی کا"

"کلامِ ربِّ رحیم و رحماں ببانگِ بالا سُنائیں گے ہم"
(المصلح الموعودؓ)

مقدّمہ

قرآنِ عظیم کا پہلا تاریخی اُردو ترجمہ

مسلمانانِ برّصغیر کی مذہبی تاریخ میں قرآنِ عظیم کا پہلا تحت اللفظ اُردو ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ دہلوی کے قلم سے اور با محاورہ اُردو ترجمہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ دہلوی کے قلم سے نکلا حضرت شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ ابتداءً اسلام پریس کلکتہ سے شائع ہوا۔ جلد اوّل ۳۹-۱۸۳۸ء (۱۲۵۴ھ) میں اور جلدِ ثانی ۲ برس بعد منصۂ شہود پر آئی۔ اس ایڈیشن کی خصوصیت یہ تھی کہ اُردو ترجمہ متنِ قرآن کے نیچے نستعلیق ٹائپ میں تھا یہ دونوں ترجمے بہت

مقبول و مشہور ہوئے اور اب تک نہایت کثرت سے رائج ہیں اور بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

"بابائے اردو" ڈاکٹر مولوی عبدالحق مرحوم ان تراجم پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"یوں تو دونوں ترجمے لفظی ہیں لیکن شاہ رفیع الدینؒ نے ترجمہ میں عربی جملہ کی ترکیب اور ساخت کی بہت زیادہ پابندی کی ہے۔ ایک حرف اِدھر سے اُدھر نہیں ہونے پایا۔ ہر عربی لفظ بلکہ ہر حرف کا ترجمہ خواہ اُردو زبان کے محاورے میں کھپے یا نہ کھپے انہیں کرنا ضرور ہے۔ شاہ عبدالقادرؒ کے ترجمہ میں اس قدر پابندی نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ وہ مفہوم کی صحت اور لفظ کے حُسن کو برقرار رکھنے کے علاوہ اُردو زبان کے روزمرّہ اور محاورے کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ دوسری خوبی ان کے ترجمہ میں ایجاز کی ہے یعنی وہ ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو کم سے کم الفاظ میں مفہوم صحت کے ساتھ ادا ہو جائے۔"

(بحوالہ سیارہ ڈائجسٹ لاہور قرآن نمبر جلد دوم ص ۶۴۷)

یہ ترجمے اُس زمانہ میں ہوئے جبکہ اردو ادب کا کارواں اپنی ترقی وارتقاء کے ابتدائی مراحل طے کر رہا تھا۔ اُردو کو زیادہ تر دہلوی، ہندوی، ہندی، ریختہ اور ہندوستانی کے ناموں سے یاد کیا جاتا تھا۔ اُردو نثر کی کتابیں انگلیوں پر گنی جا سکتی تھیں اور اہلِ قلم کو اس نئی زبان میں تصنیف و تالیف کرنے پر بہت تامّل

تھا۔ ایسے ناموافق، حوصلہ شکن اور صبر آزما ماحول میں شاہ ولی اللٰہی خاندان کا اردو میں ترجمۂ قرآن کا بیڑا اٹھانا بلاشبہ ایک ناقابلِ فراموش اور قابلِ تحسین کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔

حضرت مہدی معہودؑ کا ظہور

ایک روایت کے مطابق حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۴۹ھ [ل] میں وفات پائی اور ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ مطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل اور مہدی معہودؑ شمالی ہند کی ایک مقدس بستی —— قادیان —— میں پیدا ہوئے اور جناب الٰہی کی طرف سے مارچ ۱۸۸۲ء میں ماموریت و امامت کے مقام پر کھڑے کئے گئے اور آپؑ کو الہام ہوا۔

"اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ"

رحمٰن خدا نے تجھے قرآن سکھلایا ہے۔

"كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ"

ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔

پس بڑا ہی مبارک ہے وہ جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص۲۳۸، ص۲۳۹ حاشیہ در حاشیہ نمبر ا طبع اول)

[ل] "تذکرہ علمائے ہند" ص۹۶ مصنفہ مولانا رحمان علیخان مطبع نولکشور طبع دوم ۱۹۱۴ء مورخِ پاکستان جناب شیخ محمد اکرام صاحب نے "رودِ کوثر" میں "حضرت شاہ صاحبؒ کا سال وفات ۱۲۳۳ھ ۱۸-۱۸۱۷ء لکھا ہے۔

اُردو زبان سے متعلق عظیم انکشاف

اس کے علاوہ عنایتِ الٰہی سے آپؑ پر یہ انکشاف بھی ہوا کہ اس زمانہ میں اُردو زبان کو خاص طور پر قرآنی حقائق و معارف کی اشاعت کا فریضہ سپرد کیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے تکمیلِ اشاعت کو ایک ایسے زمانہ پر ملتوی کر دیا جس میں قوموں کے باہم تعلقات پیدا ہو گئے اور بری اور بحری مرکب ایسے نکل آئے جن سے بڑھکر سہولت سواری کی ممکن نہیں اور کثرتِ مطابع نے تالیفات کو ایک ایسی شیرینی کی طرح بنا دیا جو دنیا کے تمام مجمع میں تقسیم ہو سکے۔ سو اس وقت حسب منطوق آیت وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ[1] نیز حسب منطوق آیت قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اُردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہو گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبانِ حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] الجمعہ آیت ۴۔ [2] الاعراف آیت ۱۵۹۔

ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کیلئے بدل وجان سرگرم ہیں آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے۔ کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ تمام کافۂ ناس کے لیے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتے ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجّت کے لیے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو مَیں بروز کے طور پر آتا ہوں مگر مَیں ملک ہند میں آؤں گا کیونکہ جوشِ مذاہب واجتماع جمیع ادیان اور مقابلۂ جمیع مِلل ونحَل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے اور نیز آدم علیہ السلام اسی جگہ نازل ہوا تھا۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۱-۱۰۱ طبع اوّل)

فرقانی علوم پر مشتمل بلند پایہ لٹریچر

چنانچہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے بُروزِ رسولؐ کی حیثیت سے عظیم الشان اُردو لٹریچر پیدا کیا جس میں فرقانی علوم کے دریا بہا دیئے۔ کتاب اللہ کو ایک زندہ کتاب کی حیثیت سے پیش فرمایا۔ قرآن مجید کا مقدّس، صاف اور نکھرا ہوا حقیقی چہرہ نورِ وحی اور نورِ فراست سے نمایاں کیا۔ زبردست دلائل و براہین دیئے کہ اس پاک کتاب کا ہر نقطہ اور شعشہ قیامت تک کے لیے محفوظ اور قابلِ عمل ہے۔ وہ ہر قسم کے شیطانی تصرّف اور دست بردسے کلیتہً پاک اور

محفوظ ہے۔ سُنت و حدیث اس پر قاضی نہیں بلکہ وہ ان سب کا پیشوا ہے۔ وہ مجمل کتاب نہیں مفصّل کتاب ہے جس کی سطر سطر ایک اعجازی، ابلغ، ارفع اور محکم نظامِ روحانی سے مربوط ہے۔ اس میں کوئی قصہ یا داستان موجود نہیں اور بظاہر جو واقعات اس میں درج ہیں ان کے پسِ پردہ غیبی خبروں کا ایک غیر متناہی سلسلہ موجود ہے۔ آپؑ نے اپنے روحانی تجربات و مشاہدات کی بناء پر نیچری خیالات کی دھجیاں بکھیر دیں اور ثابت کیا کہ قرآن مجید اوّل سے آخر تک کلام اللہ ہے۔ مدتوں سے علمائے ظواہر کا ایک طبقہ حکیم الملّت[۱] حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ دہلوی کی ذات سے اس لیے پرخاش رکھتا اور ان کو (معاذ اللہ) کافر قرار دیتا تھا کہ انہوں نے فارسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی "بدعت" کیوں رائج کی مگر حضرت مہدی موعودؑ نے بحیثیت حکم عدل فیصلہ فرمایا کہ قرآن مجید کا ترجمہ جاننا ضروری ہے[۲] نیز آپ نے اپنے قلم مبارک سے صدہا قرآنی آیات کا نہایت رواں، شستہ اور دلآویز بامحاورہ ترجمہ کیا اور قرآنِ مجید کے ٹھیک ٹھیک مفہوم کو واضح کرنے کے لیے زبانِ اُردو کے برجستہ اور برمحل الفاظ اور محاورے استعمال کیے۔ آپؑ کا ترجمہ نہ صرف نہایت واضح، غایت درجہ لطیف اور شاندار حقائق و معارف سے لبریز ہے بلکہ اپنے اندر القائی رنگ رکھتا ہے اور اسی وجہ سے اپنی ذات میں بھی مستقل برکات کا حامل ہے۔

---

[۱] حضرت مہدی موعودؑ نے شاہ صاحبؒ کو اپنی کتاب اتمام الحجۃ میں اسی خطاب سے یاد فرمایا ہے۔

[۲] ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد پنجم ص۳۶۷ الناشر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ۔

الغرض حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے قرآنی تفسیر اور ترجمہ کی دنیا میں ایک نئے اور انقلابی دَور کا آغاز ہوتا ہے جس کی تفصیلات پر ضخیم کتابیں بھی لکھی جائیں تو ہرگز مکتفی نہیں ہو سکتیں۔

کلام اللہ کا شرف اور حضرت مصلح موعودؓ

قرآن شریف کے معارفِ دقیقہ، علوم حکمیہ اور بلاغتِ کاملہ کا یہ دریائے فیض خدائے عزّوجل کی پاک بشارتوں کے مطابق آپؑ کے بعد اُس زکی غلام، مقدّس روح رکھنے والے، رجز سے پاک اور مبارک وجود میں منتقل ہوا جسے حسن و احسان میں آپ کا نظیر بتلایا گیا تھا اور جس کے ساتھ "کلام اللہ کا شرف" ازل سے وابستہ تھا۔[1]

میری مراد سیدنا و امامنا و مرشدنا حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سے ہے جن کی زندگی کا ایک ایک سانس خدمتِ قرآن اور اشاعتِ قرآن کے لیے وقف رہا اور جن کے پیدا کردہ بلند پایہ اسلامی و قرآنی لٹریچر کی عظمت و اہمیت کا اقرار غیر از جماعت محقق علماء کو بھی ہے۔ چنانچہ "صدقِ جدید" کے مدیر شہیر مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی نے حضورؓ کے وصال پر تحریر فرمایا:۔

> قرآن و علومِ قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انھوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی

---

[1] اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء (تذکرہ طبع سوم صفحہ ۱۳۶ تا ۱۴۲)۔

سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا اللہ انہیں صلہ دے علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح، تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے۔" (صدق جدید ۸ نومبر ۱۹۶۵ء)

تفسیر صغیر — ایک بے مثال علمی و دینی شاہکار

اس تعلق میں حضور پُرنور کی آخری معرکۃ الآراء تالیف تفسیر صغیر ایک لاجواب اور بے مثال علمی و دینی شاہکار ہے۔ یہ تفسیر پہلی بار دسمبر ۱۹۵۷ء[1] میں شائع ہوئی اور اب تک اس کے چار لیتھو اور دو نہایت اعلیٰ درجہ کے عکسی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے قبولیتِ عامہ کی سند حاصل کر چکے ہیں۔ اخبار امروز لاہور نے اپنی ۹ ۲ر مئی ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں اس پر یہ تبصرہ لکھا:۔

"یہ تفسیر احمدیہ جماعت کے پیشوا الحاج مرزا بشیر الدین محمود مرحوم کی کاوشِ فکر کا نتیجہ ہے۔ قرآن کے عربی متن کے اردو ترجمے کیساتھ کئی مقامات کی تشریح کے لیے حواشی اور تفسیری نوٹ دیئے گئے ہیں۔ ترجمے اور حواشی کی زبان نہایت سادہ اور آسان فہم ہے۔ تفسیر صغیر حُسنِ کتابت اور حسنِ طباعت کا مرقع ہے۔"

رسالہ سیارہ ڈائجسٹ (جلد دوم) نے "قرآن مجید کے اُردو تراجم و تفاسیر"

---

[1] (مطابق فتح ۱۳۳۶ ھش رجب ۱۳۷۷ھ)

کے زیرِعنوان چالیسویں نمبر پر اس بے نظیر تالیف کا تعارف درج ذیل الفاظ میں کرایا:۔

"۴۰۔بشیر الدین محمود احمد مرزا خلیفہ ثانی جماعت احمدیہ ترجمہ قرآن مع تفسیر صغیر۔ لاہور نقوش پریس ۱۹۶۶ءکیفیت ۱۹۶۶ء میں بہترین ایڈیشن آرٹ پیپر پر بڑی نفاست سے چھپا۔ صفحہ دوکالمی ہے۔ ایک میں متن دوسرے میں ترجمہ۔ حاشیہ میں تفسیری نوٹ دیئے گئے ہیں۔ پہلا ایڈیشن ۱۹۵۶ء[ف] میں ربوہ سے شائع ہوا۔"

تفسیر صغیر کا بامحاورہ اردو ترجمہ جو اس مقالہ کا موضوع خاص ہے اپنی بے مثل اور امتیازی شان کے باعث عالم کبیر قرار دیا جائے تو قطعاً مبالغہ نہ ہوگا۔

ع جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیّا نکلا

تفسیر صغیر ربّانی قوت وطاقت سے معرض وجود میں آئی

اگر ہم واقعاتی نقطۂ نگاہ سے غور کریں تو صاف معلوم ہوگا کہ تفسیر صغیر کا معرضِ وجود میں آنا تراجم قرآن کی دنیا کا ایک غیر معمولی اور ناقابلِ فراموش واقعہ ہے جس کے پیچھے ربّانی قوت و طاقت صاف طور پر کارفرما نظر آتی ہے۔

وجہ یہ کہ اس مبارک تالیف کے وقت سیّدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی عمر مبارک اڑسٹھ سال کے قریب تھی جو جنوبی ایشیا کے ماحول میں بڑھاپے کی عمر

ف سہو ہے۔ ۱۹۵۷ء چاہیئے (ناقل)

سمجھی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں دو سال پہلے حضورؓ پر ایک قاتلانہ حملہ ہو چکا تھا جس کے اثرات ابھی باقی تھے کہ ۱۹۵۵ء میں آپ کی علالت انتہائی تشویشناک صورت اختیار کر گئی اور حضور کو بغرض علاج یورپ تشریف لے جانا پڑا۔ سفر یورپ پر روانگی سے قبل حضور نے احباب جماعت کے نام ایک خصوصی پیغام میں تحریر فرمایا کہ:۔

"میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے خدا! ابھی دنیا تک تیرا قرآن صحیح طور پر نہیں پہنچا اور قرآن کے بغیر نہ اسلام ہے نہ مسلمانوں کی زندگی۔ تو مجھے پھر سے توفیق بخش کہ میں قرآن کے بقیہ حصہ کی تفسیر کر جاؤں اور دنیا پھر ایک لمبے عرصے کے لیے قرآن شریف سے واقف ہو جائے اور اس پر عامل ہو جائے اور اس کی عاشق ہو جائے"۔

(الفضل ۱۰ را پریل ۱۹۵۵ء[1] صفحہ ۱)

خدا تعالیٰ کے اس محبوب بندہ کی اس پُرسوز دعا نے عرش الہٰی ہلا دیا۔ خدا کی رحمت یکایک جوش میں آگئی اور بڑھاپے کے مستقل عوارض اور دوسری بیماریوں نیز انتہائی جماعتی مصروفیتوں اور رکاوٹوں کے باوجود چند ماہ کے اندر اندر پورے قرآن کے مطالب پر مشتمل نہایت مختصر مگر جامع و مانع تفسیر نہ صرف مرتب ہوئی بلکہ چھپ کر شائع بھی ہو گئی۔ یہ گویا ایک الہٰی تمغہ، ایک روحانی تاج اور ایک آسمانی خلعت تھی جو اللہ جلشانہٗ کی طرف سے کلام اللہ

---

[1] مطابق ۱۰ شہادت ۱۳۳۴ ھش۔

کے شرف اور مرتبہ کے اظہار کے لیے حضرت مصلح موعود سیدنا محمود رضی اللہ عنہ کو عطا کی گئی۔

اس شہرۂ آفاق ترجمہ کے محاسن و کمالات کو احاطۂ تحریر میں لانا ممکن نہیں تاہم اصولی طور پر اس کے حسب ذیل تین کمالات بالکل نمایاں ہیں۔ اور سرسری مطالعہ سے ہی معلوم ہو سکتے ہیں:۔

۱۔ معنوی کمالات:۔ (یعنی قرآن مجید کی روح اور اس کے مفہوم کو اُردو میں منتقل کرنیکے کمالات)۔

۲۔ لغوی کمالات:۔ (یعنی وہ کمالات جو عربی لغت کی روشنی میں ہمارے سامنے آتے ہیں)۔

۳۔ ادبی کمالات:۔ (یعنی ترجمہ کے لیے اُردو زبان کے موزوں، شستہ اور فصیح الفاظ کے انتخاب سے متعلق کمالات جن سے اس کے بلند پایہ اور بامحاورہ ترجمہ کی عظمت کا پتہ چلتا ہے)۔

فصل اوّل

معنوی کمالات کے بیان میں

حضرت مہدی معہود و مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"سب سے اوّل معیار تفسیر صحیح کا شواہد قرآنی ہیں۔ یہ بات نہایت توجہ سے یاد رکھنی چاہیئے کہ قرآن کریم اور معمولی کتابوں کی طرح نہیں

جو اپنی صداقتوں کے ثبوت یا انکشاف کے لیے دوسرے کا محتاج ہو وہ ایک ایسی متناسب عمارت کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ ہلانے سے تمام عمارت کی شکل بگڑ جاتی ہے اس کی کوئی صداقت ایسی نہیں ہے جو کم سے کم دس یا بیس شاہد خود اسی میں موجود نہ ہوں ۔سو اگر ہم قرآن کریم کی ایک آیت کے معنے کریں تو ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ ان معنوں کی تصدیق کے لیے دوسرے شواہد قرآن کریم سے ملتے ہیں یا نہیں ۔اگر دوسرے شواہد دستیاب نہ ہوں بلکہ ان معنی کی دوسری آیتوں سے صریح معارض پائے جاویں تو ہمیں سمجھنا چاہیئے کہ وہ معنے بالکل باطل ہیں کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآن کریم میں اختلاف ہو اور سچے معنوں کی یہی نشانی ہے کہ قرآن کریم میں سے ایک لشکر شواہد بیّنہ کا اس کا مصدّق ہو۔" (برکات الدعا طبع اول صفحہ ۱۴-۱۵)

سیدنا حضرت امام مہدی معہود علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشاد مبارک کی روشنی میں ترجمہ تفسیر صغیر کا بنیادی اصول یہی ہے کہ قرآن مجید کو سب سے اول قرآن مجید ہی سے حل کیا جائے اور متشابہات کے معنے محکم آیات کے ماتحت لا کر کئے جائیں۔اس حقیقت کی وضاحت کے لیے بطور نمونہ چند مثالیں بیان کی جاتی ہیں[1]

پہلی مثال | آیت اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْہِمْ ءَاَنْذَرْتَہُمْ

[1] اس مقالہ میں آیات قرآنی کے نمبر تفسیر صغیر کے مطابق دیئے گئے ہیں۔

اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۷)

(ترجمہ تفسیر صغیر):۔ "ایسے لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے (اور) تیرا ان کو ڈرانا یا نہ ڈرانا اُن کے لیے یکساں (اثر پیدا کرتا) ہے (جب تک وہ اس حالت کو نہ بدلیں) ایمان نہیں لائیں گے۔"

یہ ترجمہ قرآن مجید کی اُن تمام آیات سے مطابقت رکھتا ہے جن میں آئندہ کفار کے فوج در فوج حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کی خبر دی گئی ہے (سورۃ النصر) اس ترجمہ کی یہ بھی خوبی ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدس پر وہ اعتراض پیدا ہی نہیں ہوتا ۔ جو خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ کی اگلی آیت کی بناء پر دشمنانِ قرآن مثلاً پنڈت دیانند وغیرہ نے بڑی شدّ و مدّ سے کیا ہے۔

(دوسرے تراجم):۔ "بے شک جو لوگ کفر (اختیار) کئے ہوئے ہیں اُن کے حق میں یکساں ہے خواہ آپ انھیں ڈرائیں یا آپ نہ ڈرائیں وہ ایمان نہ لائینگے" (مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی مدیر صدق جدید)۔ "(اے پیغمبر) جن لوگوں نے (قبولِ اسلام سے) انکار کیا اُن کے حق میں یکساں ہے کہ تم ان کو (عذاب الٰہی سے) ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ تو ایمان لانے والے ہیں ہی نہیں۔" (شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی) "بے شک جو لوگ کافر ہو چکے ہیں برابر ہے اُن کے حق میں خواہ آپ اُن کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہ لاویں گے۔" (شاہ اشرف علی صاحب تھانوی قادری چشتی) "جو لوگ کافر ہیں انھیں تم نصیحت کرو یا نہ کرو اُن کے لیے برابر ہے وہ ایمان نہیں لانے کے۔" (مولانا فتح محمد صاحب

جالندھری) "بے شک جو لوگ کافر ہو چکے برابر ہے ان کو تو ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ ایمان نہ لائیں گے۔" (مولانا محمود حسن صاحب "شیخ الہند")۔ "جن لوگوں نے (ان باتوں کو تسلیم کرنے سے) انکار کر دیا اُن کے لیے یکساں ہے، خواہ تم اُنھیں خبردار کرو یا نہ کرو بہر حال وہ ماننے والے نہیں ہیں۔" (مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی بانی جماعت اسلامی)۔

دوسری مثال | اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیت ۳۸) نہ سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو بلکہ صرف اللہ کو جس نے ان دونوں کو پیدا کیا ہے۔ سجدہ کرو اگر تم پکے موحّد ہو۔

اس قرآنی وضاحت کی روشنی میں تفسیر صغیر میں وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ (البقرہ آیت ۳۵) کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے۔ "اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کی فرمانبرداری کرو۔ پس انہوں نے تو فرمانبرداری کی مگر ابلیس (نے نہ کی)"۔

عربی زبان میں سجدہ کے معنے ظاہری سجدہ کرنے کے علاوہ فرمانبرداری کے بھی ہوتے ہیں (اقربؔ)

پس جناب الٰہی کی طرف سے فرشتوں کو آدمؑ کے لیے ظاہری سجدہ کا نہیں اطاعت ہی کا حکم دیا جا سکتا تھا۔

(دوسرے تراجم):۔ "اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو۔" (مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی "امام اہلسنت")۔

تیسری مثال | قرآن عظیم نے جس خدا کا تصور پیش کیا ہے وہ قدّوس ہے یعنی پاک اور سب خوبیوں کا جامع۔ (الجمعہ آیت ۲)

ترجمہ تفسیر صغیر میں خدا تعالیٰ کی صفتِ قدّوسیت کا رنگ پوری شان سے جلوہ گر نظر آتا ہے۔ اس سلسلے میں چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

(الف) آیت قُلِ اللّٰہُ اَسْرَعُ مَکْرًا ط (یونس آیت ۲۲)

(ترجمہ تفسیر صغیر):۔ "تو (انہیں) کہہ (کہ اس کے مقابل پر) اللہ کی تدبیر تو بہت ہی جلد (کارگر) ہوا کرتی ہے۔"

(دوسرے تراجم):۔ "ان سے کہو اللہ اپنی چال میں تم سے زیادہ تیز ہے۔" (مولانا سیّد ابوالاعلیٰ صاحب مودودی)

"آپ کہہ دیجئے اللہ چالوں میں ان سے بھی بڑھا ہوا ہے۔" (مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی)۔

چوتھی مثال | آیت وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ۝ (آل عمران آیت ۵۵)

(ترجمہ تفسیر صغیر):۔ "اور اللہ سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔"

(دوسرے تراجم):۔ "اور خدا خوب چال چلنے والا ہے۔"

(مولانا فتح محمد خاں صاحب جالندھری)

پانچویں مثال | قرآن مجید عصمتِ انبیاء کے مضمون سے بھرا پڑا ہے۔ ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ۔ (الحجر آیت ۴۳) یعنی جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا (یعنی شیطان کا) کبھی تسلّط نہیں ہوگا۔

دوسری جگہ لکھا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ (الحج آیت ۵۳)

سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ نے پہلی آیت کی رہنمائی سے دوسری آیت میں القائے شیطان سے اس کی پیدا کردہ مشکلات مراد لی ہیں اور یہ ترجمہ فرمایا ہے کہ:۔

"اور ہم نے تجھ سے پہلے نہ کوئی رسول بھیجا نہ نبی مگر جب بھی اس نے کوئی خواہش کی، شیطان نے اس کی خواہش کے رستہ میں مشکلات ڈال دیں۔"

ان معنوں نے ان تمام اختراعی روایات پر خطِ تنسیخ کھینچ دیا ہے۔ جن میں ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیّین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر شیطانی القاء کی تہمت لگائی گئی اور جو دشمنانِ اسلام کی سوچی سمجھی سازش سے اسلامی لٹریچر میں بھی راہ پا گئی ہیں۔

(دوسرے تراجم): "ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر (اس کا یہ حال تھا کہ) جب وہ کوئی آرزو کرتا تھا تو شیطان اس کی آرزو میں (وسوسہ) ڈال دیتا تھا۔" (مولانا فتح محمد خان صاحب جالندھری)

چھٹی مثال | اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے۔ حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا (یوسف آیت ۱۱۱)

تفسیر صغیر میں اس آیت کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے کہ:۔

"اور جب (ایک طرف تو) رسول (انکی جانب سے) نا امید ہوگئے اور (دوسری

طرف) ان منکروں کا) یہ پختہ خیال ہو گیا کہ ان سے (وحی کے نام سے) جھوٹی باتیں کہی جا رہی ہیں۔"

یہ ترجمہ سورہ یوسف آیت ۸۸ کی روشنی میں کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ خدا کی رحمت سے کافروں کے سوا کوئی ناامید نہیں ہوتا۔

(دوسرے تراجم):- "یہاں تک کہ پیمبر مایوس ہو ہو گئے ہیں اور گمان کرنے لگے کہ ان سے غلطی ہوئی۔" (مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی)

"یہاں تک کہ جب ناامید ہونے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ ان سے جھوٹ کہا گیا تھا۔" (مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند)

"یہاں تک کہ جب پیغمبر ناامید ہو گئے اور انہوں نے خیال کیا کہ (اپنی نصرت کے بارے میں جو بات انہوں نے کہی تھی اس میں) وہ سچے نہ نکلے۔" (مولانا فتح محمدؐ خان صاحب جالندھری)

ساتویں مثال | آیت قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝ (الانبیاء آیت ۶۴)

(ترجمہ تفسیر صغیر):- "(ابراہیمؑ نے) کہا کہ (آخر) کسی کرنے والے نے تو یہ کام ضرور کیا ہے۔ یہ سب سے بڑا بُت سامنے کھڑا ہے اگر وہ بول سکتے ہوں تو ان سے (یعنی اس بت سے بھی اور دوسرے بُتوں سے بھی) پوچھ کر دیکھو۔"

قرآن مجید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ کے خطاب سے یاد کیا ہے۔ مندرجہ بالا ترجمہ اسی نظریہ کی تائید میں کیا گیا ہے جس سے ان تمام روایات کی تغلیط ہو جاتی ہے جن میں اس جلیل القدر پیغمبر پر جھوٹ کے شرمناک

الزامات عائد کئے گئے ہیں۔

(دوسرے تراجم): "۔ اُس نے جواب دیا بلکہ یہ سب کچھ ان کے اس سردار نے کیا ہے ان ہی سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں۔" (مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی)

آٹھویں مثال | آیت وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا ج (یوسف آیت ۲۵)

(ترجمہ تفسیر صغیر): "۔ اور اس عورت نے اُس کے متعلق (اپنا) ارادہ پختہ کرلیا اور اُس (یوسف) نے بھی اس کے متعلق (اپنا) ارادہ (یعنی اس سے محفوظ رہنے کا) پختہ کرلیا۔"

اس پُر معارف ترجمہ کی حقانیت پر اگلا حصۂ آیت شاہدِ ناطق ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام تو تقدس کے اس مقام بلند پر پہنچے ہوئے تھے جہاں ربّ ذوالجلال کی بُرہان کا جلوہ صاف دکھائی دیتا ہے پس ایسا مقدّس انسان جو انوارِ الٰہی کا مہبط ہو وہ (عزم کے درجہ میں) بدخیالی میں مبتلا ہی کب ہوسکتا ہے؟

(دوسرے تراجم): "۔ اور اس (عورت) کے دل میں تو ان کا خیال جم ہی رہا تھا اور انہیں بھی اس (عورت) کا خیال ہو چلا تھا۔ (مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی)

"اور اس عورت نے اُن کا قصد کیا اور انہوں نے اس کا قصد کیا۔"

(مولانا فتح محمد خان صاحب جالندھری)

"اور اس عورت کے دل میں تو ان کا خیال جم ہی رہا تھا اور اُن کو بھی اس عورت کا کچھ خیال ہو چلا تھا۔"

(مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی قادری چشتی)

نویں مثال | آیت قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِیْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ؕ (الحجر آیت ۲)

(ترجمہ تفسیر صغیر):- "اُس نے کہا (کہ) اگر تم نے (میرے خلاف) کچھ کرنا (ہی) ہو تو یہ میری بیٹیاں (تم میں موجود ہی) ہیں (جو کافی ضمانت ہیں)"۔

اس ترجمہ سے حضرت لوط علیہ السلام کا پیغمبرانہ انداز اور دشمنانِ حق کی سیاسی چالبازی، دونوں کی صحیح عکاسی ہوتی ہے۔

(دوسرے تراجم):- "بولا یہ حاضر ہیں میری بیٹیاں اگر تم کو کرنا ہے"۔
(مولانا محمود حسن صاحب "شیخ الهند")

دسویں مثال | آیت لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (الفتح آیت ۳)

(ترجمہ تفسیر صغیر):- "جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تیرے متعلق کئے گئے وہ گناہ بھی جو پہلے گزر چکے ہیں ڈھانک دیگا اور جو اب تک ہوئے نہیں (لیکن آئندہ ہونے کا امکان ہے) اُن کو بھی ڈھانک دیگا"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہرِ اتم الوہیت تھے جن کا آنا خدا کا آنا، جن کا ہاتھ خدا کا ہاتھ، جن کی بیعت خدا کی بیعت اور جن کا ظہور خدا کا ظہور تھا۔ (انفال ع۔ فتح ع) آپؐ کا وجود مبارک مرکزِ اعظم تھا (الجمعہ ع) اور آپؐ کی برکت سے ظلمات، نوریں بدل گئے (احزاب ع) پس آپؐ کی ذات سے کسی ادنیٰ ترین گناہ کا بھی تصور نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ماننا پڑیگا کہ حضرت مصلح موعودؓ کا رقم فرمودہ ترجمہ قرآنی روح اور مزاج کے بالکل مطابق ہے۔

(دوسرے تراجم):- "تاکہ اللہ آپ کی (سب) اگلی پچھلی خطائیں معاف کردے"۔

(مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی) "تا معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے"۔ (شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب)

گیارہویں مثال | اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَاغَوٰى (النجم آیت ۳) (النجم آیت ۳) تمہارا ساتھی نہ رستہ بھولا ہوا ہے نہ گمراہ ہوا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اسی ارشادِ ربانی کے مدِّنظر آیت وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ (الضحیٰ) کا کیا نفیس، پاکیزہ اور رُوح پرور ترجمہ کیا ہے فرماتے ہیں:۔ "اور (جب) اس نے تجھے (اپنی قوم کی محبت میں) سرشار دیکھا تو (ان کی اصلاح کا) صحیح راستہ تجھے بتادیا"

اس ترجمہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے نسلِ انسانی کے محسنِ اعظم اور ربّ کریم کے سب سے بڑے محبوب ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

(دوسرے تراجم):۔ "اور تم کو دیکھا کہ (راہِ حق کی تلاش میں بھٹکے) بھٹکے (پھر رہے) ہو۔ تو تم کو دینِ اسلام کا) سیدھا رستہ دکھا دیا"۔

(شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی)

"اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سمجھائی"۔ (شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب)

بارھویں مثال | آیت وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ (المدثر آیت ۶)

(ترجمہ تفسیر صغیر):۔ "اور شرک کو مٹا ڈال"۔ عربی میں رُجز شرک کیلئے اور ھجر کاٹ ڈالنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی عظمت کے مدِّنظر حضرت مصلح موعودؓ نے یہی معنے انتخاب فرمائے ہیں۔

(دوسرے تراجم):۔ "اور بتوں سے دُور رہو"۔ (مولانا احمد رضا خان صاحب امام اہلسنت)

"اور بُتوں سے الگ رہو۔" (مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قادری)

"اور گندگی سے دُور رہ" (مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند)

"اور بتوں سے الگ رہیئے۔" (مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی)

"اور ناپاکی سے دُور رہو۔" (مولانا فتح محمد خان صاحب جالندھری)

تیرہویں مثال | آیت ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی ۝ (النجم آیت ۹)

(ترجمہ تفسیر صغیر):۔ "اور وہ (یعنی محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندوں کے اس اضطراب کو دیکھ کر اور ان پر رحم کر کے خدا سے ملنے کے لیے) اس کے قریب ہوئے اور وہ (خدا) بھی (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے شوق میں) اُوپر سے نیچے آگیا۔"

(دوسرے تراجم):۔ "پھر قریب آیا پھر اُوپر معلّق ہو گیا۔"

(مولانا سیّد ابوالاعلیٰ صاحب مودودی)

"پھر وہ فرشتہ (آپ کے) نزدیک آیا پھر اور نزدیک آیا۔"

(مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی)

چودھویں مثال | آیت اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝ (یٰس آیت ۵۶)

(ترجمہ تفسیر صغیر):۔ "جنّتی لوگ اس دن ایک اہم کام (یعنی ذکرِ الٰہی) میں مشغول ہونگے۔" حضرت مصلح موعودؓ نے "اہم" کے معنے شُغُلٍ کی تنوین سے نکالے ہیں۔

علاوہ ازیں قرآن مجید سے ثابت ہے کہ جنت خدا کی رضا اور لقاء کی تجلّی گاہ ہے جہاں بہشتی لوگ ہر وقت اور ہر لحظہ خدا کے ذکر میں مصروف رہیں گے اور

ان کی ترقیات غیر متناہی ہوں گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (التحریم آیت ۹)

یعنی جو لوگ دنیا میں ایمان کا نور رکھتے ہیں ان کا نور قیامت کو اُن کے آگے اور اُن کے داہنی طرف دَوڑتا ہوگا وہ ہمیشہ یہی کہتے رہیں گے کہ اے خدا ہمارے نور کو کمال تک پہنچا اور اپنی مغفرت کے اندر ہمیں لے لے۔ تُو ہر چیز پر قادر ہے۔

جنتیوں کا اپنے نور کو کمال تک پہنچنے کے لیے دُعاؤں میں مصروف رہنا اشارہ کرتا ہے کہ اہلِ جنّت مجسّم دُعا بن جائیں گے اور ان کی خوشیوں اور مسرّتوں کا سب راز دعا ہی میں پنہاں ہوگا جو اُن کی دائمی زندگی کا اصل مقصد اور تخلیقِ انسانی کی غرض و غایت ہے جیسا کہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (الذّٰریٰت آیت ۵۷)

الغرض حضرت مصلح موعودؓ کا مندرجہ بالا ترجمہ دوسری آیات قرآنِ مجید کے عین مطابق ہے۔

(دوسرے تراجم):- "بے شک جنت والے آج دل کے بہلاوؤں میں چین کرتے ہیں" (مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی قادری چشتی)

"اہل جنت بے شک اس دن اپنے مشغلوں میں خوش دل ہونگے"

(مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی قادری چشتی و مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی)

"تحقیق بہشت کے لوگ آج ایک مشغلہ میں ہیں باتیں کرتے"۔

(مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند)

"آج جنتی لوگ مزے کرنے میں مشغول ہیں"۔

(مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی بانی جماعت اسلامی)

"جنّت والے اس دن ایک کام میں لگے ہوئے خوش ہونگے"۔

(مولانا محمدؐ علی صاحب امیر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

"اہلِ جنّت اس روز عیش و نشاط کے مشغلے میں ہوں گے"۔

(مولانا فتح محمد خان صاحب جالندھری)

پندرہویں مثال عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ ج (البقرہ آیت ۱۸۸)

(ترجمہ تفسیر صغیر): "اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنے نفسوں کی حق تلفی کرتے تھے اس لیے اس نے تم پر فضل سے توجہ کی اور تمہاری (اس حالت کی) اصلاح کر دی"۔

قرآن مجید نے صحابہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عظمت و رفعت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا ہے کہ انہوں نے نے اپنی نفسانی خواہشات چھوڑ کر خدا کی رضا مقدم کر لی۔ اور رضوانِ الٰہی کا تاج ان کے سروں پر رکھا گیا (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ۔ التوبہ آیت ۱۰۰) وہ شرک سے پاک اپنے مولا کے مطیع اور ہردم اس کی رضاء کی جستجو میں زندگی گزارنے والے بزرگ تھے۔

(تَرٰىھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا ط۔ الفتح آیت ۳۰)

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں تفسیر صغیر کا مذکورہ ترجمہ اس شان کا ہے کہ روح وقلب وجد کر اُٹھتے ہیں اور صحابۃ النبیؐ پر بے ساختہ درود پڑھنے کو جی چاہتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ -

حضرت مصلح موعودؓ تحریر فرماتے ہیں "تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ کے معنے اپنے نفسوں کی حق تلفی کرنے کے بھی ہوتے ہیں اور وہی معنے ہم نے اس جگہ کئے ہیں کیونکہ وہ صحابہؓ کی شان کے مطابق ہیں اور مطلب یہ ہے کہ گو یہ حکم شرعی نہیں تھا مگر پھر بھی تم اپنی جانوں کو تکلیف میں ڈالنے کی کوشش کرتے تھے اب ہم نے شرعی حکم بتا دیا ہے تاکہ تم خواہ مخواہ اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالو۔ عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ کے معنے ہیں اَصْلَحَکَ اللّٰہُ وَاَعَزَّکَ یعنی اللہ تیرے کاموں کو درست کرے اور تجھے عزت دے (اقرب) ہم نے اسی محاورہ کے مطابق عَفَا عَنْکُمْ کے معنے یہ کئے ہیں کہ اللہ نے تمہاری اس حالت کی اصلاح کردی۔"

(دوسرے تراجم) "اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا۔"

(مولانا احمد رضا خاں صاحب قادری چشتی "امام اہلسنت")

"اللہ کے علم سے یہ بات پوشیدہ نہیں رہی کہ تم اپنے اندر ایک بات کا خیال رکھکر، پھر اس کی بجا آوری میں خیانت کر رہے ہو (یعنی اپنے ضمیر کی خیانت کر رہے ہو کیونکہ اگرچہ اس بات میں بُرائی نہ تھی مگر تم نے خیال کر لیا تھا کہ بُرائی ہے) پس اُس نے (اپنے فضل وکرم سے تمہیں اس غلطی کے لیے جوابدہ نہیں

ٹھہرایا) تمہاری ندامت قبول کرلی، اور تمہاری خطا بخش دی۔"

(امام الہند مولانا ابوالکلام صاحب آزاد)

"اللہ کو معلوم ہوگیا کہ تم لوگ چپکے چپکے اپنے آپ سے خیانت کر رہے تھے مگر اُس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور تم سے درگزر فرمایا۔"

(مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی بانی جماعت اسلامی)

"خدا تعالیٰ کو اس کی خبر تھی کہ تم خیانت (کر) کے گناہ میں اپنے کو مبتلا کر رہے تھے (مگر) خیر اللہ تعالیٰ نے تم پر عنایت فرمائی اور تم سے گناہ کو دھو دیا۔" (مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قادری چشتی)

سولھویں مثال | آیت وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ (البقرہ آیت ۲۲۰)

(ترجمہ تفسیر صغیر):۔ "اور وہ (لوگ) تجھ سے (یہ بھی) پوچھتے ہیں کہ وہ (یعنی سائل) کیا خرچ کریں؟ تو کہہ دے کہ جتنا تکلیف میں نہ ڈالے۔"

قرآن مجید ایک دائمی شریعت ہے اس لیے اس کے پیش کردہ لازمی نظام زکوٰۃ، نظام وراثت اور انفاق فی سبیل اللہ کے طوعی رستے قیامت تک کھلے رہیں گے اس لیے عفو کے لغوی معنوں میں سے انہی معنوں کا انتخاب کرنا چاہیئے جو اس مقام کے سیاق و سباق سے مطابقت رکھتے ہوں اور وہی معنے حضرت مصلح موعودؓ نے لفظ عفو کے کئے ہیں (یعنی جتنا تکلیف میں نہ ڈالے) چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"عفو کے تین معنے ہوتے ہیں (۱) خِیَارُ الشَّیْءِ وَاَطْیَبُہٗ یعنی سب

سے اچھی اور پاکیزہ شے (۲) مَا يَفْضُلُ عَنِ النَّفَقَةِ وَلَا عُسْرَ عَلٰی صَاحِبِہٖ فِیْ اِعْطَائِہٖ جو اپنے ضروری خرچ سے بچ جائے اور دینے والے کو اس کے دینے سے تکلیف نہ پہنچے (۳) يُقَالُ اَعْطَيْتُهٗ عَفْوَ الْمَالِ اَیْ بِغَيْرِ مَشَقَّۃٍ - یعنی عفو کے معنے بغیر مانگے دینے کے بھی ہوتے ہیں (اقرب) پہلے بھی ایسا ہی سوال گزر چکا ہے اور وہاں جواب دیا تھا کہ جو بھی حلال وطیب مال خرچ کرو مناسب ہے وہاں اقسام صدقہ کے متعلق سوال تھا یہاں کمیّت کے متعلق سوال ہے یعنی کتنا دے -؟ سو اس کے جواب میں عفو کا لفظ استعمال کیا جو دو۲ معنے رکھتا ہے اور دونوں ہی یہاں مراد ہیں - جن کی ایمانی حالت ادنیٰ ہے اُن کے لیے یہ معنے ہیں کہ اس قدر صدقہ کرو کہ بعد میں تمہارے ایمان میں تزلزل نہ آئے اور تم دُکھ میں نہ پڑ جاؤ- دُکھ میں پڑنے کے اس جگہ یہ بھی معنے ہیں کہ بعد میں لوگوں سے مانگتا نہ پھرے یا یہ کہ دین اور ایمان کو صدمہ نہ پہنچے .... دوسرا گروہ متوکلین کا ہے ان کے لیے یہ حکم ہے کہ اپنے مال کا بہترین حصہ خدا کی راہ میں دو- ان لوگوں کا چونکہ ایمان مضبوط ہوتا ہے ان کا حکم دوسرے مومنوں سے الگ ہے لیکن یہ قرآن کریم کا کمال ہے کہ دونوں قسم کے لوگوں کا حکم ایک ہی لفظ میں بیان کر دیا -"

(دوسرے تراجم) :- "اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں - کہدے جو بچے اپنے خرچ سے -" (مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند)

"اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں - تم فرماؤ جو فاضل بچے -"

(مولانا احمد رضا خان صاحب)

"پوچھتے ہیں ہم راہِ خدا میں کیا خرچ کریں۔ کہو جو کچھ تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو۔" (مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی)

سترھویں مثال آیت اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ج (التحریم آیت ۵)

(ترجمہ تفسیر صغیر):۔ "تم دونوں کے دل تو پہلے ہی اس بات کی طرف جُھکے ہوئے ہیں۔"

یہ آیت ازواج مطہرات کی شان میں نازل ہوئی ہے جن کو کلام الٰہی میں مومنوں کی مائیں قرار دیا گیا ہے اور جن کا پاکیزہ اور اعلیٰ اور قابلِ رشک نمونہ ہونا اشارۃ النص سے ثابت ہے (الاحزاب آیت ۳۴-۳۵) لغت میں "صغیٰ الیہ" کے معنی مَالَ یعنی جھکنے کے ہیں (مفردات) پس حضرت مصلح موعودؓ کا ترجمۂ قرآن اور لغت دونوں کے عین مطابق ہے۔

(دوسرے تراجم):۔ "ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں۔" (مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی "امام اہلسنت") "تم دونوں نے کجرائی اختیار کی ہے۔" (شمس العلماء ڈپٹی مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی) "تمہارے دل کج ہو گئے ہیں۔" (مولوی فتح محمد خان صاحب جالندھری)

فصل دوم

لغوی کمالات کے بیان میں

حضرت مہدی معہود و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لغاتِ عرب کو قرآن مجید کے صحیح ترجمہ اور تفسیر کے لیے ایک بنیادی معیار قرار دیا ہے چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"پانچواں معیار لغتِ عرب بھی ہے لیکن قرآن کریم نے اپنے وسائل آپ اس قدر قائم کر دیئے ہیں کہ چنداں لغاتِ عرب کی تفتیش کی حاجت نہیں ہاں موجبِ زیادتِ بصیرت بے شک ہے بلکہ بعض اوقات قرآن کریم کے اسرارِ مخفیہ کی طرف لغت کھودنے سے توجہ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک بھید کی بات نکل آتی ہے۔"

(برکات الدعا صفحہ ۱۶-۱۷ طبع اوّل)

حضرت امیرالمومنین المصلح الموعودؓ عہدِ حاضر کے وہ عظیم مترجم ہیں جنہوں نے نہ صرف وسیع پیمانے پر تحقیق و تفحص اور چھان بین کے بعد ترجمہ کا بیڑا اٹھایا بلکہ اپنے ترجمہ کے فلسفے پر ساتھ کے ساتھ بلیغ روشنی ڈال کر کتابِ رحمان پر ایمان لانے والوں کے لیے عرفان کی نئی سے نئی راہیں روشن کی ہیں اور اسرارِ مخفیہ کے نئے سے نئے چراغ جلائے ہیں۔ علاوہ ازیں نہایت سختی سے یہ التزام بھی کیا ہے کہ لغت کے متعدد معانی میں سے انہی کا انتخاب کیا جائے جو

سیاق و سباق کے اعتبار سے موزوں ترین ہوں اور اس سلسلے میں عربی کے مشہور و متداول اور مستند لغات مثلاً اقرب الموارد، مفردات راغب، تاج العروس، مغنی اللبیب، لسان العرب اور فقہ اللغہ الثعالبی کو خاص طور پر پیشِ نظر رکھا ہے۔

ترجمہ تفسیر صغیر کے لغوی محاسن میں سے یہ بھی ہے کہ اس میں لغت کیساتھ ساتھ قواعد صَرف و نحو کی پابندی کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے شروع زمانۂ خلافت ہی سے جماعت کے سامنے اپنا یہ مسلک پیش فرمایا تھا کہ ترجمۂ قرآن کے وقت لغت اور صَرف و نحو کے خلاف معنی کرنا ہرگز صحیح نہیں۔ چنانچہ حضورؓ نے جلسہ سالانہ ۱۹۱۴ء کی تقریر کے آخر میں ترجمۂ قرآن کے جو سات اصول بیان فرمائے اُن میں تیسرے اور چوتھے نمبر پر بتایا کہ:

"جو معنی لغت عرب کے خلاف ہوں وہ بھی نہ کرو۔ جو معنی صرف و نحو کے خلاف ہوں وہ بھی نہ کرو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو صرف و نحو کی کیا پرواہ ہے؟ وہ کسی کے بنائے ہوئے قاعدوں کا پابند نہیں ہے لیکن وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ کو تو پرواہ نہیں ہے لیکن ہم انسانوں کو تو ہے اگر اللہ تعالیٰ کی کلام ایسی نہیں ہے جو ہم سمجھ سکیں تو اس کا فائدہ کیا؟" (برکاتِ خلافت صفحہ ۱۲۷ طبع اوّل)

ترجمہ تفسیر صغیر میں لغات عرب اور قواعدِ صَرف و نحو کا جو خاص اہتمام کیا گیا ہے ذیل میں اس کے چند نمونے ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں۔

اِستہزاء - عربی زبان میں جزائے جرم کے لیے بھی اس جرم کا لفظ

استعمال کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ تفسیر صغیر میں اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ (البقرۃ آیت ۱۶) کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے کہ "اللہ انہیں (ان کی) ہنسی کی سزا دیگا۔"

حضرت امام راغبؒ نے اپنی مفردات میں اس آیت کریمہ کا یہی مطلب لکھا ہے ورنہ لفظی ترجمہ کرنے سے حضرت احدیت جلشانہ کی ذات اقدس پر سخت حرف آتا ہے۔

(دوسرے تراجم):۔ "اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے۔"

(مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند)

"اللہ تعالیٰ ہی استہزاء کر رہے ہیں ان کے ساتھ۔"

(مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی)

"اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے۔"

(مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی)

"حقیقت یہ ہے کہ خود انہی کے ساتھ تمسخر ہو رہا ہے۔"

(مولانا ابوالکلام صاحب آزاد امام الہند)

"اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے۔" (مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی)

"(یہ لوگ مسلمانوں کو کیا بنائیں گے حقیقت میں) اللہ ان کو بناتا ہے۔"

(شمس العلماء مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی)

"انہیں اللہ بنا رہا ہے۔"

(مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی مدیر صدق جدید)

"فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ" ۔ چونکہ صُر کے معنے مفردات اور اقرب الموارد میں قتل کرنے کے علاوہ سدھانے کے بھی لکھے ہیں اس لیے حضرت مصلح موعودؓ نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ " ان کو اپنے ساتھ سدھالے "۔ یہ معنے سیاقِ قرآن کے بھی مطابق ہیں جس پر لفظ اِلیٰ کا قرینہ موجود ہے کیونکہ یہ کہنا بے معنی ہے کہ پھر ان کو اپنی طرف قتل کر۔

(دوسرے تراجم) :۔ " اپنے پاس منگا لو (اور ٹکڑے ٹکڑے کرا دو) "

(مولانا فتح محمد صاحب جالندھری)

بَصَائِرُ - بَصِیْرَۃٌ " کی جمع ہے جس کے معنے دلیل کے ہوتے ہیں اسی لیے حضرت مصلح موعودؓ نے الاعراف آیت ۲۰۴ میں بصائر کا ترجمہ " دلائل سے پُر " کے الفاظ سے کیا ہے جو بہت لطیف ہے۔

(دوسرے تراجم) :۔ " یہ تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں کھولنا ہے۔ "

(مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی امام اہلسنت)

سَلَامًا اور سَلَامٌ ۔ سورۃ ہود آیت ۷۰ میں لکھا ہے وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَا اِبْرَاهِیْمَ بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلَامًا قَالَ سَلٰمٌ ۔

تفسیر صغیر میں اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے :۔

" اور ہمارے فرستادے یقیناً ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لائے تھے (اور) کہا تھا (ہماری طرف سے آپ کو) سلام ہو۔ اس نے کہا (تمہارے لیے بھی ہمیشہ کی) سلامتی ہو۔ "

آنے والے مہمانوں نے سلاماً کہا جو جملہ فعلیہ نُسَلِّمُ سَلَامًا

اور عارضی دعا کا آئینہ دار ہے مگر ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سلامٌ کہا جو جملہ اسمیہ ہے اور مستقل دُعا پر دلالت کرتا ہے تفسیر صغیر کے ترجمہ میں اس فرق کو نہایت خوبی سے نمایاں کیا گیا ہے جس سے آنے والوں اور ابراہیم علیہ السلام کے مقام و منصب کا بھی اندازہ ہو سکتا ہے۔

(دوسرے تراجم):۔" اور بے شک ہمارے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس مژدہ لیکر آئے۔ بولے سلام کہا سلام" (مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی)

"ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لیکر آئے تھے۔ انہوں نے کہا "تم پر سلامتی ہو" ابراہیمؑ نے کہا "تم پر بھی سلامتی"

(مولانا ابوالکلام صاحب آزاد امام الہند)

"ابراہیمؑ کے پاس ہمارے فرشتے خوشخبری لیے ہوئے پہنچے۔ کہا تم پر سلام ہو۔ ابراہیمؑ نے جواب دیا تم پر بھی سلام ہو"

(مولانا سیّد ابوالاعلیٰ صاحب مودودی)

ل سوم

ی کمالات کے بیان میں

ماہرین لسانیات اس نظریہ پر متفق ہیں کہ کسی زبان کے ترادف الفاظ بھی درحقیقت ایک مفہوم نہیں رکھتے اور روح میں ضرور کوئی نہ کوئی فرق پایا جاتا ہے برصغیر

کے ایک ادیب و فاضل جناب طالب الہ آبادی "مقدمہ ادب اردو" میں لکھتے ہیں :-

"اگر غور سے دیکھئے تو کسی زبان میں کوئی دو لفظ مرادف یا ہم معنی نہیں ہو سکتے۔ یہ ممکن ہے کہ وہی خیال ایک سے زیادہ الفاظ میں ادا ہو سکے مگر ہر لفظ میں کوئی لطیف و مخصوص خوبیاں ہوتی ہیں مثلاً نوازش، عنایت، مہربانی، کرم، احسان، لطف قریب المعنی تو ہیں مگر ہر لفظ کی معنوی شان، خاص اثر، مخصوص موسیقی جُدا جُدا ہے اور محلِ استعمال بھی مخصوص و مختلف ہے۔"

"ان کا فرق آسان نہیں۔ اسی فرق کے لیے اور ہر لفظ کی مکمل تاریخ یعنی پیدائش، نشوونما، استعمال، اثرات، ازدواج، مشتقات اور مفاہیم مختلفہ کی تحقیق کے لیے ایک مستقل فن ہے جس کو ہم علم اللسان کہتے ہیں۔ ادیب کا سب سے پہلا فرض اور ادب کا اہم ترین جوہر یہی ہے کہ مذکورہ بالا امتیازاتِ خفی و لطیف سے پورا پورا آراستہ ہو۔ کوئی لفظ کیا، حرف کیا، نقطہ بھی اپنی جگہ سے بال کے برابر ہٹ کر استعمال نہ ہو۔"

(صفحہ ۲۸، ۲۹)

جب دنیا کی عام زبانوں کے کوئی دو لفظ بھی کامل طور پر متحد المعنی نہیں تو خدا تعالیٰ کی کامل و مکمل اور آخری شریعت کی اعجازی زبان کی (جو حضرت بانی جماعت احمدیہ کی معرکۃ الآراء تحقیق کے مطابق الہامی اور ام الالسنہ بھی ہے) کیا کیفیت ہوگی؟ اور پھر دوسری زبانوں

میں اس کا صحیح ترجمہ کتنا دشوار ہوگا؟ اس کے متعلق کچھ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں خصوصاً جبکہ ترجمہ اُردو جیسی زبان میں ہو جس کی تنگ دامانی کا چرچا ہے۔

ان حالات میں جن عشاقِ قرآن نے پاک نیت اور مخلصانہ ارادوں کے ساتھ اور محض اپنے ربِ جلیل کی خوشنودی کے لیے قرآن مجید کے مکمل اُردو تراجم کئے ہیں یقیناً ان کی محنت و کاوش کا کوئی ٹھکانہ نہیں اور اُن کی یہ خدمت قابلِ داد اور عند اللہ اجرِ عظیم کی مستحق ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: "شاہ رفیع الدین صاحبؒ کو اس فن میں اوّلیت کا فخر حاصل ہے اور موجودہ زمانہ کے تمام تراجم اُن کے ترجمہ کی خوشہ چینی کرکے تیار ہوئے ہیں اور مولوی نذیر احمد صاحب پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے یہ کوشش کی ہے کہ عربی عبارت کا مفہوم اُردو میں صحیح ادا کریں جس سے ترجمہ پڑھنے والا صرف برکت حاصل نہ کرے بلکہ کچھ مطلب بھی سمجھ جائے شاہ صاحب کے بعد مولوی صاحب کی محنت قابلِ قدر ہے۔ جہاں تک اُردو مفہوم کا سوال ہے موجودہ زمانے کے تراجم اسی طرح مولوی صاحب کے ترجمہ کے خوشہ چین ہیں جس طرح شاہ صاحب کے لفظی ترجمہ کے۔"

(عکسی تفسیر صغیر ص۵۱)

یہ امر واقعہ ہے کہ حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو ہزار ہا انوار نمودار ہوئے ان میں یہ برکت بھی انتشارِ روحانیت اور نورانیت کے باعث ظاہر ہوئی کہ اُمتِ مسلمہ کی نیک استعدادیں جاگ اُٹھیں دینی تفقّہ

کی صلاحیتوں اور اس کے تدبّر اور تفکّر کی قوتوں میں بے پناہ اضافہ ہوا اور جو لوگ قرآنِ عظیم کی خدمت و اشاعت کے ساتھ کچھ نہ کچھ مناسبت رکھتے تھے ان کا ذہن غیر معمولی طور پر قرآن مجید کے اردو تراجم کی طرف منتقل ہوگیا یہی وجہ ہے کہ ۱۸۸۲ء یعنی حضورؑ کے دعویٔ ماموریت سے لیکر آج تک اردو تراجم قرآن اس کثرت سے ہوئے ہیں کہ اس کی نظیر اس سے قبل نہیں ملتی اور اس مبارک زبان کا دامن مالا مال ہوگیا ہے۔

بایں ہمہ یہ دعویٰ سراسر باطل ہے کہ کسی ترجمہ نے قرآنی الفاظ میں پوشیدہ سب غیر محدود حقائق و معارف اور لاتعداد اسرار و غوامض اردو زبان میں سمو دیئے ہیں

ع۔ وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

ہاں یہ ممکن ہے کہ خدا کے پاک کلام کا ترجمہ ایسا رواں سلیس اور شگفتہ ہو جو قرآنی روح اور عربی مزاج سے قریب تر ہونے کیساتھ ساتھ لفظی اور بامحاورہ ترجمہ کا حسین امتزاج ہو اور جس سے خدا تعالیٰ کے اس پُرشوکت اور پُر جلال اور شاہی کلام کے تخت دلوں پر قائم ہو جائیں اور روح بے اختیار ہو کر حضرتِ احدیت کے آستانہ پر بہہ پڑے۔ یہ کمالِ تاثیر حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد تفسیر صغیر کے اُردو ترجمہ کو حاصل ہے۔

ترجمۂ تفسیر صغیر کی کوثر و تسنیم سے دُھلی ہوئی پاکیزہ اور عام فہم زبان کے چند نمونے ذیل میں ملاحظہ ہوں:۔

نمبر شمار	آیت کریمہ مع ترجمہ تفسیر صغیر	دوسرے تراجم کے نمونے
۱	يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۔ (التغابن آیت ۲) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کی تسبیح کر رہا ہے ۔	پاکی بول رہا ہے اللہ کی جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں ۔ "(شیخ الہند" مولانا محمود حسن صاحب)
۲	اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا (الفرقان آیت ۴۹) ہم نے بادل سے پاک (وصاف) پانی اتارا ہے ۔	اور اُتارا ہم نے آسمان سے پانی پاکی حاصل کرنے کا ۔ (شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب)
۳	نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ (البقرہ آیت ۳۱) (ہم تو وہ ہیں) جو تیری حمد کے ساتھ (ساتھ) تیری تسبیح (بھی) کرتے ہیں اور تجھ میں سب برائیوں کے پائے جانے کا اقرار کرتے ہیں	ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں ۔ (مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی)
۴	اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ (النور آیت ۲۷) خبیث باتیں خبیث مردوں کے لیے ہیں ۔	گندیاں ہیں گندوں کے واسطے ۔ (مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند)

نمبر شمار	آیت کریمہ مع ترجمہ تفسیر صغیر	دوسرے تراجم کے نمونے
۵	تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (السجدۃ آیت ۱۷) ان (مومنوں) کے پہلو اُن کے بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں (یعنی تہجد کی نماز پڑھنے کے لیے)	ان کی پیٹھیں بستروں سے الگ رہتی ہیں۔ (مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی)
۶	ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ (الانبیاء آیت ۶۶) اور وہ لوگ اپنے سروں کے بل گرائے گئے (یعنی لاجواب کئے گئے)	مگر پھر اُن کی مت پلٹ گئی۔ (مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی)
۷	فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ (المدثر آیت ۲۰) اور وہ ہلاک ہو جائے اس نے کیسا غلط اندازہ کیا۔	سو مارا جائیو کیسا ٹھہرایا۔ (مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند)
۸	فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ (جمعہ آیت ۱۱) تو زمین میں پھیل جایا کرو۔	تو پھیل پڑو زمین میں۔ (شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب)
۹	وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا (الاحزاب آیت ۳۸) اور خدا کا فیصلہ بہرحال پورا ہو کر رہنا تھا۔	اور ہے اللہ کا حکم بجالانا (مولانا محمود احسن صاحب شیخ الہند)

نمبر شمار	آیت کریمہ مع ترجمہ تفسیر صغیر	دوسرے تراجم کے نمونے
۱۰	تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ (المنافقون آیت ۶) آؤ اللہ کا رسولؐ تمہارے لیے استغفار کرے تو وہ اپنے سر (تکبر اور انکار سے) پھیر لیتے ہیں۔	آؤ معاف کرا دے تم کو رسول اللہ کا مٹکاتے ہیں اپنا سر۔ (مولانا محمود حسن صاحب)
۱۱	سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ (النور آیت ۲) (یہ) ایک ایسی سورۃ ہے جو ہم نے اتاری ہے اور (جس پر عمل کرنا) ہم نے فرض کیا ہے اور اس میں ہم نے اپنے روشن احکام بیان کئے ہیں۔	یہ ایک سورت ہے کہ ہم نے اُتاری اور ذمہ پر لازم کی اور اُتاریں اس میں باتیں صاف۔ (مولانا محمود حسن صاحب)
۱۲	يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ (یوسف آیت ۷) (الٰہی) باتوں کا علم تجھے بخشے گا۔	سکھلائے گا تجھ کو ٹھکانے پر لگانا باتوں کا۔ (مولانا محمود حسن صاحب)
۱۳	وَحَدَآئِقَ غُلْبًا (عبس آیت ۳۱) اور اس کیساتھ ہی گھنے باغات بھی۔	اور گھن کے باغ۔ (مولانا محمود حسن صاحب)

نمبر شمار	آیت کریمہ مع ترجمہ تفسیر صغیر	دوسرے تراجم کے نمونے
۱۴	لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيرًا ۚ (الدہر آیت ۱۴) نہ تو اس باغ میں شدید گرمی دیکھیں گے اور نہ شدید سردی	نہیں دیکھتے وہاں دھوپ اور نہ ٹھٹھر۔ (مولانا محمود حسن صاحب)
۱۵	اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۙ (المعارج آیت ۲۰) انسان کی فطرت میں تلوّن ہے	بے شک آدمی بنا ہے جی کا کچّا۔ (مولانا محمود حسن صاحب)
۱۶	وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۙ (التکویر آیت ۶) اور جب وحشی اکٹھے کئے جائیں گے۔	اور جب جنگل کے جانوروں میں رول پڑ جائے۔ (مولانا محمود حسن صاحب)
۱۷	فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۗ (البینہ آیت ۴) جن میں قائم رہنے والے احکام ہوں۔	جن میں درست مضمون لکھے ہوں۔ (شاہ اشرف علی صاحب تھانوی) ان میں سیدھی باتیں لکھی ہیں۔ (مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی) اس میں لکھی ہیں کتابیں مضبوط۔ (مولانا محمود حسن صاحب)

نمبر شمار	آیت کریمہ مع ترجمہ تفسیر صغیر	دوسرے تراجم کے نمونے
۱۸	اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِىْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۙ (المرسلات آیت ۳۱) اس سائے کی طرف جاؤ جس کے تین پہلو ہیں۔	چلو ایک چھاؤں میں جس کی تین پھانکیں ہیں۔ (مولانا محمود حسن صاحب)
۱۹	قَالُوْا سَلٰمًا ۝ (الفرقان آیت ۶۴) کہتے ہیں کہ ہم تمہارے لیے سلامتی کی دعا کرتے ہیں	کہیں صاحب سلامت۔ (مولانا محمود حسن صاحب)
۲۰	اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا (النور آیت ۳۴) اگر وہ نیک رہنا چاہتی ہوں۔	اگر وہ چاہیں قید سے رہنا۔ (مولانا محمود حسن صاحب)
۲۱	وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ (ص آیت ۴۶) اور یاد کر ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو جو بڑے فعال اور دُور اندیش تھے۔	اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کیجئے جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے۔ (مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی مولانا محمود حسن صاحب، مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی)
۲۲	وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (الاخلاص آیت ۵) اور (اسکی صفات میں) اسکا کوئی بھی شریکِ کار نہیں۔	اور نہیں اس کے جوڑ کا کوئی۔ (مولانا محمود حسن صاحب)

نمبر شمار	آیت کریمہ مع ترجمہ تفسیر صغیر	دوسرے تراجم کے نمونے
۲۳	يَاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ (الانشقاق آیت ۷) اے انسان تو اپنے رب کی طرف پورا زور لگا کر جانے والا ہے (اور) پھر اس سے ملنے والا ہے۔	اے انسان تُو کام میں جُتا رہتا ہے اپنے پروردگار کے پاس پہنچنے تک پھر اُس سے جا ملے گا۔ (مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی مدیر "صدق جدید")
۲۴	وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ (الحج آیت ۳۳) جو شخص اللہ کی مقررہ کردہ نشانیوں کی عزت کریگا۔	جو کوئی ادب رکھے اللہ کے نام لگی چیزوں کا۔ (مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند)
۲۵	قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ؕ (عبس آیت ۱۸) انسان ہلاک ہو وہ کیسا ناشکر گزار ہے۔	مارا جائیو آدمی کیسا ناشکر ہے۔ (مولانا محمود حسن صاحب)
۲۶	وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۙ (التکویر آیت ۸) اور جب (مختلف) نفوس جمع کئے جائینگے۔	اور جب جیوں کے جوڑے باندھے جائیں۔ (مولانا محمود حسن صاحب)
۲۷	قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ (الکافرون ۲) تو (اپنے زمانہ کے) کفار سے کہتا چلا جا۔	تم فرماؤ اے کافرو! (مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی)

نمبر شمار	آیت کریمہ مع ترجمہ تفسیر صغیر	دوسرے تراجم کے نمونے
۲۸	وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ط (یونس آیت ۱۲) اور اگر اللہ لوگوں پر اُن کے اعمال کی (بدی) (کا نتیجہ) ان کے مال کو جلد چاہنے کی طرح جلد وارد کرتا تو ان کی (زندگی کے اختتام کی) میعاد ان پر لائی جا چکی ہوتی۔	اور اگر اللہ لوگوں پر بُرائی واضح کر دیا کرتا جس طرح وہ بھلائی کی جلدی مچاتے ہیں تو اُن کی میعاد (کبھی کی) پوری ہو چکی ہوتی۔ (مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی) اگر کہیں اللہ لوگوں کے ساتھ بُرا معاملہ کرنے میں بھی اتنی ہی جلدی کرتا جتنی وہ ان کے ساتھ بھلائی کرنے میں جلدی کرتا ہے تو اُن کی مہلت عمل کبھی کی ختم کر دی گئی ہوتی۔ (مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی)
۲۹	وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ع (الشمس آیت ۱۶) اور وہ (اسی طرح) ان (مکہ والوں) کے انجام کی بھی پروا نہیں کریگا۔	اور اس کے پیچھا کرنے کا اس کو خوف نہیں۔ (مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی "امام اہلسنت")

دوسرے تراجم کے نمونے	آیت کریمہ مع ترجمہ تفسیر صغیر	نمبر شمار
اس طرح ان کو بس میں کر دیا تمہارے کہ اللہ کی بڑائی پڑھو اس بات پر کہ تم کو راہ سجھائی۔ (مولانا محمود حسن صاحب)	كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ (الحج آیت ۳۸) اس طرح اللہ نے ان قربانیوں کو تمہاری خدمت میں لگا دیا ہے تاکہ تم اللہ کی ہدایت کی وجہ سے اس کی بڑائی بیان کرو	۳۰
اب آگے کو ہونی ہے مٹھ بھیڑ۔ (مولانا محمود حسن صاحب)	فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا (الفرقان آیت ۷۸) (اب) اس کا عذاب (تم سے) اچمٹا چلا جائے گا۔	۳۱
وہ چاہتے تھے کہ ابراہیم کے ساتھ برائی کریں۔ (سید ابوالاعلیٰ مودودی بانی جماعت اسلامی)	وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا (الانبیاء آیت ۷۱) اور انہوں نے اس سے کچھ برا سلوک کرنا چاہا۔	۳۲
شاید تو گھونٹ مارے اپنی جان اس بات پر کہ وہ یقین نہیں کرتے۔ (الشیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب)	لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ (الشعراء آیت ۴) شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں نہیں مومن ہوتے۔	۳۳

دوسرے تراجم کے نمونے	آیت کریمہ مع ترجمہ تفسیر صغیر	نمبر شمار
کہنے لگے بے انصاف تم پیروی کرتے ہو اس ایک مرد جادُو مارے کی۔ (مولانا محمود حسن صاحب)	قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ (الفرقان آیت ۹) ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک ایسے آدمی کے پیچھے چل رہے ہو جس کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔	۴۴
اور کہا رسول نے اے میرے رب! میری قوم نے ٹھہرایا ہے اس قرآن کو جھک جھک۔ (شیخ المشائخ مولانا محمود حسن صاحب)	وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝ (الفرقان آیت ۳۱) اور رسول نے کہا اے میرے رب! میری قوم نے تو اس قرآن کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے۔	۴۵

اختتامیہ

اسلام کا شاندار مستقبل قرآن عظیم کے صحیح تراجم کے ساتھ وابستہ ہے

خاتمۂ کلام میں یہ بتانا ضروری ہے کہ اسلام کا شاندار مستقبل قرآن عظیم اور اس کے صحیح تراجم بالخصوص اُردو تراجم کے ساتھ وابستہ ہے۔ چنانچہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امّی و روحی وجنانی) آخری زمانہ کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں وَالْقُوَّةُ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ بِالْقُرْاٰنِ ۔ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۳) یعنی اس زمانے میں اسلام اور مسلمانوں کو قوت و طاقت دجّال کے خلاف قرآن مجید ہی کے ذریعہ حاصل ہوگی۔ اسی طرح دلّی کے مشہور و ممتاز صوفی حضرت خواجہ میر دردؔ رحمۃ اللہ علیہ نے پیشگوئی فرمائی :-

"اے اُردو! گھبرانا نہیں تو فقیروں کا لگایا ہوا پودا ہے
خوب پھلے پھولے گی۔ تو پروان چڑھے گی۔ ایک زمانہ ایسا
آئیگا کہ قرآن و حدیث تیری آغوش میں آکر آرام کریں گے۔"

(میخانۂ دردؔ صفحہ ۱۵۳ مولفہ سید ناصر نذیر صاحب فراقؔ دہلوی)

اس پس منظر میں حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفسیر،

حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر صغیر اور جماعت احمدیہ کے شائع شدہ یا آئندہ شائع ہونے والے تراجم کا صحیح مقام بآسانی متعیّن کیا جا سکتا ہے۔

سیّدنا و امامنا و مرشدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ (نوّر اللہ مرقدہٗ) جماعت احمدیہ کے ذریعہ عالمگیر قرآنی حکومت کے قیام کی پُر شوکت خبر دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج دنیا کے ہر بر اعظم پر احمدی مشنری اسلام کی لڑائیاں لڑ رہے ہیں قرآن جو ایک بند کتاب کے طور پر مسلمانوں کے ہاتھ میں تھا۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت اور مسیح موعود علیہ السلام کے فیض سے ہمارے لیے یہ کتاب کھول دی ہے اور اس میں سے نئے سے نئے علوم ہم پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔ دُنیا کا کوئی علم نہیں جو اسلام کے خلاف آواز اُٹھاتا ہو اور اس کا جواب خدا تعالیٰ مجھے قرآن کریم سے ہی نہ سمجھا دیتا ہو۔ ہمارے ذریعہ سے پھر قرآنی حکومت کا جھنڈا اونچا کیا جا رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے کلاموں اور الہاموں سے یقین اور ایمان حاصل کرتے ہوئے ہم دنیا کے سامنے پھر قرآنی فضیلت کو پیش کر رہے ہیں۔ گو دنیا کے ذرائع ہماری نسبت

کروڑوں کروڑ گنے زیادہ ہیں، لیکن دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے، مخالفت میں کتنی ہی بڑھ جائے، یہ قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے۔ ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں، زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے، لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا۔ قرآن کی حکومت دوبارہ قائم کی جائے گی اور دنیا اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں یا انسانوں کی پوجا چھوڑ کر خدائے واحد کی عبادت کرنے لگے گی اور باوجود اس کے کہ دنیا کی حالت اس وقت قرآنی تعلیم کو قبول کرنے کے خلاف ہے۔ اسلام کی حکومت پھر قائم کر دی جائے گی ------

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ۝ اے محمدؐ رسول اللہ! تیری سب سے بڑی تلوار قرآن کریم ہے۔ تو اُسے لیکر دنیا سے سب سے بڑا جہاد کر۔ اس حکم کے ماتحت ----

اسلام کی تبلیغ اور قرآن کریم کی تعلیم کی اشاعت کے لیے ہمارے مبلّغ بھی مختلف ملکوں میں کام کر رہے ہیں۔"

نیز فرماتے ہیں :۔

"ہم امید کرتے ہیں کہ یہ روحانی جہاد ان تراجم اور ان مبلّغوں اور ان کے بعد آنے والے تراجم اور مبلغوں کے ذریعہ سے اسلام کی فتح کا راستہ کھولنے کے لیے نہایت کامیاب رہے گا۔ کیونکہ ہماری کوششیں نہ صرف خدا تعالیٰ کے فیصلہ سے مل گئی ہیں بلکہ ہم یہ کام خدا تعالیٰ کے براہِ راست حکم کے ماتحت کر رہے ہیں۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن طبع دوم ص ۴۹۹-۵۰۱)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

معاونین خصوصی کے اسماءِ گرامی

ذیل میں ان احباب کے نام درج کئے جاتے ہیں جن کے گرانقدر مالی تعاون اور سرپرستی سے یہ حقیقت افروز مقالہ کتابی صورت میں شائع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بے شمار فضلوں سے نوازے، اور ہر لحہ انوار قرآنی سے منور رکھے۔ آمین۔

(ناشر)

۱۔ ڈاکٹر محمد سلیم صاحب قائد مجلس چک ۸۴

۲۔ ارکان مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ لائل پور شہر

۳۔ میاں مبارک احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع لائلپور

۴۔ مکرم میاں غلام احمد صاحب انصاف کمپنی لائلپور

۵۔ مکرم نذیر احمد صاحب سہگل نائب قائد ضلع لائلپور

۶۔ مکرم ظہور اسلم صاحب لائلپور

۷۔ عزیزم ہارون احمد صاحب ابن ڈاکٹر رشید احمد اختر صاحب لائلپور

۸۔ اعجاز احمد صاحب کھاد والے لائلپور

۹۔ محترمہ والدہ صاحبہ امجد بٹ صاحب لائلپور

۱۰۔ محترم محمد افضل صاحب بٹ زعیم حلقہ مسجد فضل لائلپور

۱۱ محترم عبدالرحمٰن صاحب کشمیری لائلپور

۱۲۔ مکرم مظفر احمد صاحب منصور نگران حلقہ ظفروال ضلع لائیپور
۱۳۔ مکرم افتخار احمد صاحب تبسم " " جڑانوالہ " "
۱۴۔ چوہدری مقصود احمد صاحب " " لودھی ننگل " "
۱۵۔ چوہدری بشیر احمد صاحب " " لاٹھیانوالہ " "
۱۶۔ چوہدری رشید احمد صاحب " " ستیانہ بنگلہ " "
۱۷۔ محمد حنیف صاحب زعیم فیکٹری ایریا " "
۱۸۔ ظفر اقبال صاحب ناظم اطفال " "
۱۹۔ محمد یونس صاحب بھٹی ناظم اشاعت " "
۲۰۔ چوہدری فضل کریم صاحب زعیم جھال خانوآنہ " "
۲۱۔ شیخ خالد مسعود صاحب ۸۶ بی پیپلز کالونی نمبر ۲ لائیپور

ملنے کا پتہ

انصاف کمپنی۔ پرانی غلہ منڈی۔ لائل پور

محمد ادریس عابد۔ دفتر حدیقۃ المبشرین۔ ربوہ

کتابت ---------- شیخ عبدالماجد ننکانہ صاحب

طبع دوم ---------- تین ہزار مئی ۱۹۷۳ء

پریس ---------- ایورگرین لاہور

قیمت ---------- ۷ پیسے

اِک چمن زارِ لطافت ہے یہ تفسیرِ صغیر!

آئینہ دارِ حقیقت ہے یہ تفسیرِ صغیر
طالبوں کے لیے نعمت ہے یہ تفسیرِ صغیر

نام محمُود ہے اور کام بھی محمُود ترا
تیری عظمت کی علامت ہے یہ تفسیرِ صغیر

بند اِک کُوزے میں دریا کو کیا ہے تُو نے
واقعی ایک کرامت ہے یہ تفسیرِ صغیر

دلنشیں طرزِ بیاں، حُسنِ معانی روشن
اِک چمن زارِ لطافت ہے یہ تفسیرِ صغیر

دعوتِ عام ہے یہ اہلِ خرد کو شبّیر
کوئی لکھ کر تو بتائے بھلا ایسی تفسیر

(الحاج چوہدری شبّیر احمد صاحب واقفِ زندگی)